Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم:۔ یکشنبہ ★ ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۰ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش ★ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۴

رسمی معاہدوں کے مقابلہ میں پاکستان اور ترکی کا روحانی تعلق اور یکساں مفادات زیادہ ٹھوس ہیں

گورنر جنرل کی طرف سے دی گئی سرکاری ضیافت میں صدر ترکی جناب جلال بایار کا اعلان

کراچی ۱۹ فروری صدر ترکی جناب جلال بایار نے کہا ہے کہ رسمی معاہدوں کے مقابلے میں پاکستان اور ترکی کا روحانی تعلق اور یکساں مفادات زیادہ ٹھوس ہیں کل رات گورنر جنرل جناب غلام محمد نے آپ کے اعزاز میں ایک ضیافت دی تھی۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے جناب جلال بایار نے بیشاشت اپنے فرمایا جب دو ملکوں کے روحانی اور ثقافتی رشتے پہلے ہی سے مضبوط ہوں تو ان کے درمیان رسمی معاہدوں کو بھی بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور یہی چیز ہمارے اور پاکستان کے درمیان معاہدے کی اساس ہے۔ ہم دونوں ملک جس پالیسی پر عمل پیرا ہیں اس کی بنیاد اجتماعی سلامتی پر ہے۔ جو ملک جارحانہ ارادے نہیں رکھتے اور دنیا میں امن و خوشحالی کو دوام دینے کے لئے کوشاں ہیں۔ انہیں اسی اصول پر عمل کرنا ہے۔ دوران تقریر میں صدر جلال بایار نے فرمایا۔ پاکستانی عوام نے جس جوش و خروش سے میرا استقبال کیا ہے۔ وہ میری توقعات سے کہیں زیادہ ثابت ہوا ہے اس سے پہلے گورنر جنرل جناب غلام محمد نے جناب جلال بایار اور ترکی سے آئے ہوئے دیگر معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے کہا پاکستان اور ترکی یکساں مفادات اور مشترکہ نصب العین کی وجہ سے باہم متحد ہیں یہی وجہ ہے ان کے تعلقات فوجی اور اقتصادی اتحاد کی حدود سے کہیں آگے ہیں اور دو ملکوں میں ایسا ہی رشتہ اور تعلق زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس پُر شکوہ ضیافت میں دو سو سے زیادہ مہمان شریک ہوئے۔ شریک ہونے والوں میں مرکزی وزراء غیر ملکی سفیر سول و فوجی افسران اور ممتاز شہری شامل تھے۔ آج صبح صدر جلال بایار قائداعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر پھول چڑھائیں گے۔ اور سہ پہر کو ایک عظیم الشان گارڈن پارٹی میں شرکت کریں گے۔ جس کا اہتمام آپ کے اعزاز میں کراچی کے شہریوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ مادام جلال بایار آج انجمن خواتین پاکستان کے ادارے دیکھنے جائیں گی۔

کل جب جلال بایار پاکستان کے دس روزہ سرکاری دورے پر یہاں پہونچے۔ تو آپ کا انتہائی گرمجوشی سے شایانِ شان استقبال کیا گیا "ڈریگ روڈ" سے گورنر جنرل ہاؤس تک ساڑھے تین میل لمبے راستے پر دونوں طرف لوگ قطاریں باندھے کھڑے تھے۔ علاوہ ازیں مکانوں کی چھتوں درختوں کارنسوں اور بالکونیوں پر لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے۔ اور وہ صدر ترکی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ اندازہ ہے کہ تین لاکھ سے زائد افراد نے جلال بایار کا استقبال کیا ——— جلال بایار کی کار شاہی جلوس کے ساتھ آتی ہوئی دکھائی دی۔ لوگوں نے جلال بایار زندہ باد" "ترکیہ زندہ باد"۔ اور "پاک ترک معاہدہ زندہ باد" کے نعرے لگا کر اپنے معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔ سہ پہر کو وزیراعظم محمد علی نے جناب جلال بایار سے ملاقات کی جو تقریباً نصف گھنٹے تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد وزیراعظم نے اخباری نمائندوں کو اس کی تفصیلات بتانے سے انکار کرتے ہوئے اتنا کہا کہ یہ ملاقات دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

موسیو پلینوئی حکومت بنانے کے لئے قومی اسمبلی کی منظوری حاصل نہیں کر سکے

فرانس میں نئی کابینہ مرتب کرنے کی تیسری کوشش بھی ناکام رہی

پیرس ۱۹ فروری۔ موسیو پلینو جنہوں نے پرسوں صدر کوٹی کو اپنی کابینہ کے نام پیش کئے تھے کل قومی اسمبلی کی منظوری حاصل نہیں کر سکے۔ ان کے حق میں ۲۱۲ اور خلاف ۲۷۸ ووٹ آئے اور اس طرح وزارتی بحران دور کرنے کی تیسری کوشش بھی ناکام ہو گئی۔ اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے سے قبل موسیو پلینو نے ایوان کے سامنے ایک تقریر میں اپنی خارجہ پالیسی کی تفصیلات بیان کیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ میری حکومت امن عالم کے مسائل سے اچھی طرح نپٹ سکے گی۔ شمالی افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ اس بارے میں میرے پیش رو کی جو پالیسی تھی میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور وہاں کے ملکوں کو اندرونی خود مختاری دینے کے متعلق انہوں نے گذشتہ جولائی میں جو اعلان کیا تھا اس کا پابند رہوں گا۔ خیال ہے آج کسی وقت اسمبلی میں موسیو پلینو کی وزارت کے متعلق آخری رائے شماری ہو گی۔

امریکہ میں ایٹم بم کا ۳۳واں تجربہ سنہ ۱۹۵۵ء میں تجربات کے سلسلہ کا آغاز

واشنگٹن ۱۹ فروری۔ امریکہ نے نوادا کے علاقہ میں ایٹم بم کا ایک اور تجربہ کیا ہے۔ کل ایک بمبار جہاز نے اس علاقے میں جب ایک بم گرایا تو بجلی کی طرح چمکتا ہوا ایک شعلہ نظر آیا۔ جو دور دور تک دکھائی دیا۔ اس طرح سنہ ۱۹۵۵ء میں ہونے والے ایٹمی تجربات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ امریکہ کا ۳۳واں تجربہ ہے۔ اور نوادا کے علاقہ میں ۳۲واں۔

کراچی کرکٹ ٹیسٹ پانچ دن کھیلا جائے

پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کی تجویز

کراچی ۱۹ فروری۔ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ نے ہندوستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کو لکھا ہے۔ کہ کراچی ٹیسٹ میچ چار دن کی بجائے پانچ دن کا کر دیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۹ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"ٹانگ کی درد میں کمی ہے۔ زخم ابھی چل رہا ہے۔ گو پہلے سے بہتر ہے"۔

احباب صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

کل حضور نے ملالت طبع کے باعث خطبہ جمعہ بیٹھ کر ارشاد فرمایا جس میں جماعت کو تحریک جدید کے وعدے جلد از جلد ارسال کرنے کی طرف ایک بار [illegible] توجہ دلائی۔

اب تک بیس ہزار برطانوی فوجی علاقہ سویز سے واپس جا چکے ہیں

قاہرہ ۱۹ فروری۔ پچھلے سال علاقہ سویز کے انخلاء کے متعلق برطانیہ اور مصر میں جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کے تحت اب تک بیس ہزار فوجی وہاں سے واپس جا چکے ہیں۔ فوجوں کے واپس جانے کے بارہ میں باہمی تصفیہ سے جو پروگرام مقرر ہوا تھا۔ فوجیں اس پروگرام کی نسبت زیادہ تیزی سے واپس جا رہی ہیں۔ توقع ہے کہ انخلاء کا کام مقررہ پروگرام سے پہلے ہی مکمل ہو جائے گا۔

تاچین جزائر کے جنوب میں خوفناک جنگ

تاپے ۱۹ فروری۔ تاچین جزائر کے ۸۰ میل جنوب میں زبردست بحری اور فضائی لڑائی ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آبنائے فارموسا میں جب سے جنگی سرگرمیوں کا آغاز ہوا ہے اتنی شدید لڑائی۔۔۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء

"کھلی نشانی" (۲)

"مصلح موعود کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مسیح موعود علیہ السلام نے شائع فرمائی تھی۔ گویا آج سے انہتر سال پہلے اس خبر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس علیہ السلام کو ایک وجیہہ اور پاک لڑکے کی بشارت دی تھی۔ جو حضور اقدس علیہ السلام ہی کی ذریت اور نسل سے ہوگا۔ اور یہ ایک کھلی نشانی ہوگی اور اس کی غرض یہ تھی کہ

"تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ ایک عظیم نشان تھا۔ جو حضور نے بڑی تضرعات اور دعاؤں سے مانگا تھا۔ اور اس نشان سے حضور اللہ تعالیٰ کی قادریت اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اپنے مخالفین کے مقابل قائم کرنا چاہتے اور اپنے مخالفین کو ایک کھلی نشانی دکھانا چاہتے تھے۔ اسلئے جو لوگ مصلح موعود کے ظہور کو صدیوں پر ٹالنا چاہتے ہیں۔ وہ یقیناً غلطی پر ہیں۔ کیونکہ حضور اقدسؑ کی تضرعات اور بیقرارانہ دعائیں اور چالیس روز تک چلہ اور اس نشان کا اپنے مخالفین کے لئے کھلی نشانی ہونا یہ تمام باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ حضور اقدسؑ اپنے مخالفین کے مقابلہ میں اس نشان کا ظہور جلد از جلد چاہتے تھے۔ ورنہ نشان طلب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی اس پیشگوئی کو جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ انہتر سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اگر مندرجہ بالا بات پر غور کیا جائے۔ اور اس نشان کے جلد از جلد ظہور کے تقاضا کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو اتنے لمبے عرصہ کے دوران میں اس نشان کا ظاہر ہو جانا اور پیشگوئی کا پورا ہو جانا لازمی ہو جاتا ہے۔

اب اگر موعود لڑکے کے متعلق جو مندرجہ ذیل صفات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان پر غور کیا جائے۔ تو ان صفات کو بہم ظاہر طور پر بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا (۲) وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور (۳) دل کا حلیم اور (۴) علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا (۵) زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

یہ کم از کم پانچ ایسی ظاہری صفات ہیں۔ جن کو ہر کوئی محسوس کر سکتا ہے۔ ان کے ساتھ اگر یہ صفات بھی ملا لی جائیں کہ (۱) وہ جلد جلد بڑھے گا (۲) اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ تو یہ سات ایسی صفات ہیں۔ کہ اگر ان کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں تعین ہو جائے۔ تو باقی صفات کا تصور کرنا ایک سعید انسان کے لئے مشکل نہیں رہ جاتا مثلاً

"اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ نور آتا ہے نور۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی وغیرہم۔

جو سات ظاہری صفات ہم نے اوپر دی ہیں۔ وہ ایسی ہیں کہ اگر کوئی دیکھنا چاہے۔ تو وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔ اور ہمارا اپنا ذاتی تجربہ ہے اور بہت سے احمدی اور غیر احمدی احباب جن کو حضور کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ یہ صفات آپ کی ذات میں موجود ہیں۔ یہ ایسی صفات ہیں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روزانہ کاموں سے واضح ہوتی رہتی ہیں۔ آپ کی تقریروں میں جھلکتی ہیں۔ اور قومی معاملات کی سر انجام دہی میں عیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔ کہ حضور کی قیادت جماعت کے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔

الغرض جس طور سے بھی غور کیا جائے مصلح موعود کی پیشگوئی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات پر پوری اترتی ہے۔ اور آپ ہی وہ "کھلی نشانی" ہیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا تھا۔

چرچ اور دوسری شادی

سٹار نیوز ایجنسی کی ایک اطلاع کے مطابق آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر جیفرے فشر نے چرچ آف انگلینڈ کے اس موقف کی حمایت کی ہے۔ کہ چرچ کو مطلقہ عورتوں اور مردوں کی شادی سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ جو لوگ طلاق دینے کے بعد دوسری شادی کرتے ہیں۔ اکثر و بیشتر ان کی یہ شادی بہت کامیاب اور پُر مسرت ثابت ہوتی ہے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار اپنی کتاب "شادی اور طلاق" کے مسائل میں کیا ہے۔ جو عیسائی علوم کو فروغ دینے والی ایک سوسائٹی کی طرف سے حال ہی میں شائع کی گئی ہے۔ کتاب میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے مزید لکھا ہے کہ

"ایسے واقعات دیکھنے میں آئے ہیں کہ جن میں پہلی شادی بحیثیت ناکام رہنے کے بعد دوسری شادی بہت زیادہ کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے میں اپنے آپ کو اس حال میں نہیں پاتا۔ کہ میں ان مطلقہ عورتوں یا مردوں کو جو میرے پاس مشورے کے لئے آتے ہیں دوسری شادی کرنے سے منع کر سکوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ چرچ فی الواقعہ ایسے مطلقہ افراد کی شادیاں کرانی شروع کر دے۔ ایسا کرنا تو اس امر کے مترادف ہوگا کہ چرچ ان لوگوں کی خاطر ایک ایسے امر میں مفاہمت کا طریق اختیار کرنے پر آمادہ ہو جائے کہ جس کے متعلق ہمارے "خداوند" کا قائم کردہ واضح معیار موجود ہے۔ پس اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ چرچ کی وساطت سے دوسری شادی کرنے سے باز رکھنا "ایک کڑوا گھونٹ" ہے تو انہیں چرچ کی خاطر اس کڑوے گھونٹ کو برداشت کرنا چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ چرچ شادیاں کرانے کے مذہبی فریضے میں اس معیار کے بارے میں ہی مفاہمت پر اتر آئے جو ہمارے "خداوند" نے اسے تفویض کیا ہے۔"

(پاکستان ٹائمز ۱۷ فروری ۱۹۵۵ء)

کتاب میں آگے چل کر ایسے لوگوں کو جو دوسری شادی کے ذریعہ اپنی زندگی کو پُر مسرت بنانا چاہتے ہیں۔ آرچ بشپ آف کنٹربری نے آزادی دی ہے۔ کہ وہ "سول میرج" کا سہارا ڈھونڈیں اور دوسری شادی کرانے کی ذمہ داری چرچ پر نہ ڈالیں۔ کیا برطانیہ کے لاٹ پادری کا یہ بیان اس بات پر مہر تصدیق ثبت نہیں کر رہا کہ مروجہ عیسائیت لوگوں کو ایک غیر فطری تعلیم کی الجھن میں پھنسا کر انہیں عقل سلیم کو ٹھکرانے اور اپنی زندگیوں کو اجیرن بنانے پر مجبور کر رہی ہے۔

پادری صاحبان عقل اور تجربہ کے فیصلے کو درست تسلیم تو کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود خلاف فطرت عقائد کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ صورت حال مروجہ عیسائی عقائد کو خلاف فطرت ثابت کرنے کے علاوہ اس امر کی گواہی دے رہی ہے۔ کہ اسلام ہی دین فطرت ہے۔ اس سے انحراف کر کے دنیا امن و خوشحالی کا منہ کبھی نہیں دیکھ سکتی۔ اسلام انتہائی مجبوری کی حالت میں طلاق تک نوبت پہنچنے کے بعد ایسے مردوں اور عورتوں کو دوسری شادی کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ انہیں اس کی ترغیب دلاتا ہے۔ تاکہ وہ امن اور چین سے اپنی زندگی گزار سکیں۔ اور ان کی اس بے اطمینانی کی وجہ سے سوسائٹی میں خرابی اور فساد کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے۔

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں (۳۶) مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

فہرست مضامین سیرت خاتم النبیینؐ جلد سوم

(از اوائل سنہ ۷ھ تا وفات)

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

میری تصنیف سیرۃ خاتم النبیین صلعم کی اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے دو جلدیں مکمل اور تیسری جلد جزواً شائع ہو چکی ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے مجھے اس کتاب کی تصنیف کی توفیق عطا فرمائی۔ اور میری اس کوشش کو قبولیت سے نوازا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں نے کچھ عرصہ سے سیرۃ خاتم النبیینؐ کی تیسری جلد کے بقیہ حصہ کے مضامین کی فہرست تیار کر کے مرتب کر رکھی تھی۔ جو اب الفضل میں شائع کرنے کی غرض سے بھجوا رہا ہوں۔ اس اشاعت کی سہ گونہ غرض ہے۔ اوّل یہ کہ تا مجھے اس کی تکمیل کی یاد دہانی ہوتی رہے دوسرے یہ کہ اگر خدانخواستہ میں اسے اپنی زندگی میں مکمل نہ کر سکوں۔ تو خدا کا کوئی اور بندہ اسے انہی لائنوں پر مکمل کر دے۔ اور میں بھی اسکے ثواب میں حصہ دار بن جاؤں اور تیسرے یہ کہ اگر کسی دوست کے خیال میں اس فہرست کی تکمیل کے متعلق کوئی مفید تجویز آئے۔ یعنے ان کی رائے میں اس فہرست میں کوئی عنوان زیادہ ہونے والا ہو۔ یا ترتیب بدلنے والی ہو۔ یا کوئی اور تبدیلی ضروری ہو۔ تو وہ مجھے مطلع فرما کر اس تصنیف کے ثواب میں شریک ہو جائیں۔

بالآخر دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اس ضروری تصنیف کی تکمیل کے لئے دعا بھی فرمائیں۔ کیونکہ ہر امر حقیقۃً خدا تعالیٰ ہی کے فضل اور اسی کی توفیق کے ساتھ معلق ہوتا ہے۔ خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد عفی عنہ ربوہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۵ء

واقعات سنہ ۷ھ

ماہ	واقعہ	کیفیت
ماہ محرم ۷ھ	آنحضرت صلعم پر سحر کا مزعومہ واقعہ اور اس کی حقیقت	
"	سریہ ابان بن سعید بطرف نجد	
"	ابوہریرہؓ کا اسلام لانا (جو روایتوں کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کے سب سے بڑے راوی ہیں)	
"	غزوہ ذی قرد یعنے غابہ (سلمہ بن اکوع کو رسول پاک کا لطیف ارشاد)	(عام مورخین اسے سنہ ۶ھ میں بیان کرتے ہیں مگر حدیث سے سنہ ۷ھ ثابت ہوتا ہے) (امام مالک کے نزدیک یہ غزوہ سنہ ۶ھ میں ہوا تھا)
ماہ محرم و صفر (یعنی اگست سنہ ۶۲۸ء)	غزوہ خیبر جو عرب کے یہودیوں کا سب سے بڑا گڑھ تھا	
"	آنحضرت صلعم کو زہر دیکر قتل کرنے کی ناکام کوشش	
"	کنانہ بن ابی الحقیق کے قتل کا واقعہ اور غیر مسلم مورخین کے اعتراضات کا رد	
"	حضرت صفیہؓ کی شادی جو اسرائیلی قوم سے تھیں (حضرت صفیہؓ کی خواب اور اس کی تعبیر۔ اس خواب کا معجزہ شق القمر سے تعلق)	
"	بعض فقہی مسائل کی تشریح یعنے پالتو گدھے کا گوشت۔ درندوں کا گوشت۔ متعہ۔ استبراء۔ بیع۔ مال غنیمت وغیرہ	
"	اہل فدک کے ساتھ آنحضرت صلعم کی مصالحت (فدک کے متنازعہ مسئلہ کی تشریح)	
"	غیر مسلموں کے ارض حجاز میں رہنے کے بارہ میں اسلامی حکم (اور ضمناً ارض حرم کے متعلق احکام)	
جمادی الآخرۃ	غزوہ وادی القریٰ	
"	نماز فجر کا بے وقت ادا ہونا	(بعض کے نزدیک فتح مکہ کے بعد کا واقعہ ہے) (اس معاملہ میں اختلاف ہے یہ واقعہ غزوہ تبوک میں ہوا یا کہ حدیبیہ سے واپسی پر)
"	مہاجرین حبشہ کی واپسی (حضرت جعفر بن ابی طالب کی واپسی پر آنحضرت صلعم کی غیر معمولی خوشی)	
جمادی الآخرۃ	مہاجرین حبشہ کی واپسی (حضرت جعفر بن ابی طالب کی واپسی پر آنحضرت صلعم کی غیر معمولی خوشی)	
"	حضرت ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان کا رخصتانہ	
"	خسرو پرویز کسریٰ شاہ ایران کا مارا جانا	
"	غزوہ ذات الرقاع	(مورخین میں اس کی تاریخ کے متعلق اختلاف ہے)
"	صلوٰۃ خوف اور مختلف حالات میں اس کے مختلف طریق	
"	اسلام میں سیر کے پہلو پر زور اور حالات کی رعایت ملحوظ رکھنے کے متعلق اصولی نوٹ۔ اسلامی شریعت کے ٹھوس اور لچکدار حصے	
"	حضرت ماریہ قبطیہؓ کا آنحضرت صلعم کے حرم میں آنا۔	
"	لونڈیوں کے مسئلہ پر ایک اصولی نوٹ۔	
شعبان	سریہ حضرت عمرؓ بطرف تربۃ	
"	سریہ بشیر بن سعد بطرف بنی مرۃ	
رمضان	سریہ غالب بن عبداللہ اللیثی بطرف میفعۃ اور حضرت اسامہ کا واقعہ در بارہ قتل جبری مسلمان	
شوال	سریہ بشیر بن سعد بطرف یمن و جبار	
"	سریہ ابن ابی العوجاء بطرف نجد	(بعض کے نزدیک سریہ ابان بن سعید اور یہ ایک ہی ہیں)
ذوقعدہ فروری سنہ ۶۲۹ء	عمرۃ القضاء جو صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں ادا کیا گیا	
"	حضرت میمونہؓ کے ساتھ آنحضرت صلعم کی شادی (یہ آنحضرت کی آخری شادی تھی)	
"	آنحضرت صلعم کی شادیوں اور ازواج مطہرات کے متعلق ایک مجموعی نوٹ	(مزید شادیوں پر پابندی آنحضرت صلعم کے بعد آپ کی ازواج کے متعلق یہ پابندی کہ آپ کے بعد اور کسی سے شادی نہ کریں)
ذوقعدۃ فروری سنہ ۶۲۹ء	آنحضرت صلعم کی اہلی زندگی پر نوٹ (معاشرہ نان و نفقہ۔ آنحضرت صلعم کے گزارہ کا ذریعہ وغیرہ)	
"	سریہ ابن ابی العوجاء بطرف بنی سلیم	
بلا تعین ماہ	جبلہ ابن الایہم رئیس غسان کی طرف آنحضرت صلعم کا تبلیغی خط اور اسکا مسلمان ہونا (مگر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں یہ شخص پھر مرتد ہو گیا۔)	

واقعات سنہ ۸ھ

ماہ	واقعہ	کیفیت
ماہ صفر سنہ ۸ھ	خالد بن ولید اور عمرو بن عاص کا اسلام لانا (خالد اور عمرو بن عاص کی تاریخ اسلام میں نمایاں حیثیت)	
"	سریہ غالب بن عبداللہ بطرف بنی ملوح	
"	سریہ غالب بن عبداللہ بطرف فدک	
"	مسجد نبوی میں منبر بنانے کی تجویز اور حنین الجذع کا واقعہ (فلسفی منکر حنانہ است۔ از حواس انبیا بیگانہ است)	
"	آنحضرت صلعم کا ایک شخص کو ایک شخص کے قتل کرنے کے جرم میں قتل کی سزا دینا (یہ اسلام میں قتل کی پہلی سزا تھی)	
"	اسلامی شریعت میں قانون قصاص پر اصولی نوٹ	
ربیع الاول	سریہ شجاع بن وہب بطرف بنی عامر	
"	سریہ کعب بن عمیر بطرف ذات اطلاح	
جمادی الاول ستمبر سنہ ۶۲۹ء	عرب کی شمالی سرحد میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈا اور بیرونی ممالک کے خطرات کا آغاز	
"	غزوہ موتہ (زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت)	
جمادی الآخرۃ	سریہ عمرو بن عاص بطرف ذات سلاسل اور سریہ ابو عبیدۃ کمک کی صورت میں	
رجب (نومبر سنہ ۶۲۹ء)	سریہ ابو عبیدۃ بطرف السیف البحر (اس سریہ میں راشن بندی کی ضرورت پیش آئی اور خوراک کے متفرق ذخائر کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا)	
شعبان	سریہ ابو قتادہ بطرف خضرۃ	
رمضان	سریہ ابو قتادہ بطرف بطن اضم سریہ عبداللہ بن ابی حدرد بطرف غابہ	(بعض مورخین کے نزدیک یہ دونوں ایک ہی ہیں۔)
"	غزوہ فتح مکۃ	
جنوری سنہ ۶۳۰ء	حرم کی حدود میں اسلام کا پُر امن اور شاندار داخلہ۔ عام معافی۔ بعض خاص مجرمین (جن پر قتل و غارت کا الزام تھا) کے قتل کا حکم۔ بیت اللہ کے بتوں کا توڑا جانا۔ حضرت ابوبکرؓ کے والد ابو قحافہ۔ ابوسفیان۔ حکیم بن حزام۔ صفوان بن امیہ۔ عکرمہ بن ابوجہل وغیرہ کا مسلمان ہونا۔	

(باقی صفحہ ۶ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی زندگی دائمی ہے

"بے سُود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں۔ اور لاحاصل ہے وہ بقا جس میں فیض نہیں۔ دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں (۱) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حیّ وقیوم مبدء فیض کی زندگی ہے (۲) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہے۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ جس میں زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ ہے۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبی دیکھے اور ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اتر رہے ہیں۔ اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزار ہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں .... کیونکہ میں اس زندگی میں سے نور لیتا ہوں۔ جو میرے نبی متبوع کو ملی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے ......

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰-۱۱)

پیچھے قدم ہٹا کر اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مومنین کو جو دفتر اول و دوم کے مجاہد ہیں۔ پندرھویں سال کے آخر میں فرماتے ہیں۔

"مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ جس راستہ پر آپ پندرہ سال تک چلے ہیں۔ اب چار سال باقی کے لئے کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو"

السابقون الاولون کی وہ فوج جو تحریک جدید میں انیس سال تک حصہ لیتی رہی ہے۔ اس کی فہرست انیس سالہ حساب کی کتاب میں شائع ہو رہی ہے۔ ان میں سے بعض کے ایک یا اس سے بھی زیادہ سالوں کا بقایا ہے۔ اور ان کو دفتر بقایا کی اطلاع بھی دے چکا ہے۔ مگر تاہم بھی بعض نے ابھی تک باوجودیکہ بقایا کی اطلاع کئے ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا۔ نہ رقم بقایا ادا کی ہے۔ اور نہ اپنا جواب دیا ہے۔ بعض احباب کے ذمہ دو دو چار چار سال کا بھی بقایا یا خالی سال ہیں۔ ان کو اطلاع بھی دی گئی ہے۔ پس اگر انہوں نے اپنا بقایا ادا نہ کیا۔ تو وہ بہر حال اپنے چودہ پندرہ سالہ ثواب کو بھی ضائع کرنے والے ہوں گے۔ بلکہ ان کا نام بھی بوجہ بقایا فہرست انیس سالہ میں سے کٹ جائے گا۔ لیکن ابھی کچھ وقت ہے کہ وہ اپنا بقایا صاف کر کے اپنے ثواب کو بھی حاصل کرنے والے ہوں۔ اور نام بھی ان کا فہرست میں آجائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

امسال حج پر جانے والے احباب

اپنے کوائف سے دفتر ھذا کو جلد مطلع فرمائیں تا جملہ احمدی حجاج کا ریکارڈ رکھا جا سکے۔ (خاکسار مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قابل تقلید

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی جو سعی جماعت راولپنڈی نے کی وہ بے حد مستحسن اور قابل تقلید ہے۔

گذشتہ فسادات میں جماعت راولپنڈی کی لائبریری کو نذر آتش کر دیا گیا تھا۔ اب احباب جماعت نے لائبریری قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریق اختیار کئے ہیں۔

(۱) ہر ایک دوست لائبریری کے لئے کم از کم ایک کتاب ضرور دے۔ زیادہ سے زیادہ جتنی دے سکے

(۲) اگر کوئی کتاب موجود نہیں۔ تو بکڈپو سے خرید کر دے

(۳) اگر فوری طور پر خرید نہیں سکتا تو نقد رقم دے۔

تین ہفتہ کے اندر اندر ۲۱۳ کتب جمع ہو گئیں نقدی اس کے علاوہ ہے۔ اس طریق سے تین صد کتب جمع کرنا جماعت کے پروگرام میں تھا۔ اب ایک ہزار کتب جمع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ایک دوست نے جنہوں نے ابھی احمدیت قبول نہیں کی قابل قدر امداد دی۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بچوں نے بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک دوست نے اپنے والد مرحوم کی طرف سے نقد رقم دی تا کہ ان کی طرف سے کتب خرید کر لائبریری میں رکھی جائیں۔

دوسری جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ جماعت راولپنڈی کی طرح No Cost Scheme پر لائبریریاں قائم کرنے کی فوری کوشش شروع کریں۔

جو جماعتیں اس بارہ میں سعی کریں۔ نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

مراسلہ

محترم پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کی توجہ کے لئے

ربوہ بین الاقوامی شہرت کی جگہ ہے۔ اکناف عالم سے یہاں خط وکتابت ہوتی ہے۔ اگر یہاں ضرورت کے مطابق ڈاک کا عملہ موجود نہ ہو۔ تو ظاہر ہے کہ انتظام تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔

حیرت ہے کہ محکمہ ڈاک ایک تجارتی ادارہ ہونے کے باوجود کیوں اس طرف پوری توجہ نہیں دیتا جب کہ اسکو یہاں سے بہت کافی آمد ہو رہی ہے۔

سلسلہ کا مرکز ہونے کے علاوہ یہاں سے تین ماہانہ رسالے جاری ہیں۔ اور اب ایک روزانہ پرچہ الفضل بھی یہاں سے نکل رہا ہے۔ اس کے علاوہ کالج بھی ہے۔ روزمرہ کے عام کام کو چلانے کے لئے یہاں ایک سب پوسٹماسٹر اور دو کلرک ہیں۔ اور دو پوسٹمین ہیں۔ یقیناً یہ عملہ بالکل ناکافی ہے اور کسی صورت میں بھی پبلک کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ اخبار اور رسالوں کے وی پی بھجوانے میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ عملہ کی کمی کی وجہ سے کئی کئی دن لگ جاتے ہیں۔ عام ڈاک اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ بیچارے پوسٹمین کام کو ختم نہیں کر سکتے۔ پھر رجسٹریاں۔ منی آرڈر وغیرہ اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔ الفضل اور کالج کے آ جانے کی وجہ سے تاروں اور ٹرنک کالوں کی کثرت ہو گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کی وجہ سے محکمہ ڈاک کی آمد میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ مگر دوسری طرف محکمہ کی طرف سے سٹاف پورے طور پر مہیا نہیں کیا جا رہا۔ جس کی وجہ سے پبلک کو کافی پریشانی ہوتی ہے۔ کالج میں قریباً پانچ سو سے زیادہ طالب علم ہیں۔ اگر ہر طالب علم ایک ایک چٹھی لینے کے لئے بھی آئے۔ تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ڈاکخانہ پر کتنا بوجھ پڑے گا۔ دفاتر کی ڈاک اس کے علاوہ ہے۔

ان حالات میں پوسٹماسٹر صاحب جنرل لاہور سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ یہاں کی پبلک کی ضرورت کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور مناسب تعداد میں عملہ مہیا فرمائیں۔ تا کسی ادارہ یا فرد کا کام رکے نہیں۔ اور دوسری طرف کارکنان ڈاکخانہ بھی سہولت سے اپنا کام کر سکیں

ہمارے نزدیک ڈاکخانہ میں سردست پوسٹماسٹر کے علاوہ کم از کم چار کلرک ہونے چاہئیں۔ اسی طرح پوسٹمینوں کی تعداد بھی دگنی ہونی ضروری ہے۔ ورنہ ڈاکخانہ کو تو آمد ہو گی ہی۔ مگر پبلک کی تکلیف کا کوئی علاج نہ ہو گا۔

(سید عبد الباسط از ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد مکرم چوہدری اظہر الدین صاحب سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

چوہدری مصلح الدین خاں نرائن گنج

۲۔ میری دو بہنیں مڈل کا امتحان دے رہی ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آر اسد تعلیم الاسلام کالج۔ فرسٹ ایئر

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے علوم باطنی

قرآن مجید کی ایک آیت کی پرمعارف تفسیر

از فضل الرحمٰن صاحب نعیم جامعہ احمدیہ احمدنگر

انبیاء علیہم السلام کی یہ سنّت ہے۔ کہ جب انہیں اللہ تعالےٰ نے کسی عظیم الشان بشارت اور پرعظمت پیشگوئی سے سرفراز کرنا ہوتا ہے۔ تو اس بشارت کے ظاہر کرنے سے پیشتر بسا اوقات انہیں ایک خاص عبادت اور مجاہدہ کی تحریک ہوتی ہے۔ جس کے بعد ان پر اللہ تعالےٰ اپنی بشارت منکشف کرتا ہے۔ اسی سنّت کے ماتحت حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر ۴۰ دن ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ اور سرورِ انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم بھی منصب نبوت پر فائز ہونے سے پیشتر غار حرا میں اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف رہے اسی مقام پر حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام لے کر وحی لائے۔

اسی طرح ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی غیبی تحریک کے ماتحت ایک الگ مقام پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہے۔ چالیس دن تک ذکر وفکر کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ جس کے بعد آپ کو مصلح موعود کی عظیم الشان بشارت عطا کی گئی۔ اس بشارت میں دیگر امور کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ ......

وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اعلام الٰہی کے ماتحت یہ اعلان فرمایا۔ کہ میں ہی مندرجہ بالا بشارت کا مصداق ہوں اور وہ مصلح موعود ہوں۔ جسے علوم ظاہری اور باطنی سے نوازا گیا ہے۔

میں اس وقت حضور کے علوم باطنی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ

"میرے قوائے باطنیہ میں سورۂ فاتحہ کا علم خصوصًا اور فہم قرآن عمومًا رکھ دیا گیا ہے۔ جو وقتًا فوقتًا الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔" (الفضل ۷ مارچ ۱۹۴۴ء)

ایک اور جگہ حضور بیان فرماتے ہیں:۔

"یہ جو پیشگوئی میں ذکر آتا ہے۔ کہ وہ علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اس کی طرف بھی میری رویا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ خواب میں میں بڑے زور سے کہہ رہا ہوں۔ کہ میں وہ ہوں۔ جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اسکی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے"

حضور نے قرآن مجید کے علوم کے متعلق یہ چیلنج دیا کہ

"جتنے لوگوں اور جتنی تفسیروں سے چاہیں۔ مدد لے لیں۔ مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی۔" (الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء)

واقعات شاہد ہیں۔ کہ حضور کو فی الحقیقت اللہ تعالےٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا۔ قرآن مجید کے علوم کے متعلق حضور متعدد مرتبہ مخالفین کو چیلنج فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"جس مقام پر تمہیں زیادہ عبور ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کرلو۔ اور مجھے نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابل پر آکر اسکی تفسیر لکھو۔ دنیا فورًا دیکھ لے گی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی۔ کہ سامنے آئے۔" (الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء)

یہ چیلنج آج بھی قائم ہے۔ لیکن آج تک کسی کو بھی اسے قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی۔

میں حضور کے باطنی علوم کے سلسلے میں ایک مثال عرض کرتا ہوں۔ اور اس سلسلے میں حضور کی تالیف شدہ تفسیر کبیر سے ایک آیت کی تفسیر پیش کرتا ہوں۔ تاکہ قارئین خود اندازہ لگالیں، کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو کس طرح قرآنی معارف عطا کئے گئے ہیں۔

آیت۔ ادع الیٰ سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن۔ ان ربك ھو اعلم بمن ضل عن سبیله وھو اعلم بالمھتدین کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ دین کی اشاعت اب وسیع ہونے والی تھی۔ اور یہود ونصاریٰ میں جن کے پاس الٰہی کتابیں تھیں۔ اسلام کی منادی ہونے والی تھی۔ اس لئے فرمایا کہ ان کے مقابلہ میں زیادہ مضبوطی کی ضرورت ہے۔ مشرکوں کے مقابلہ میں یہ آسانی تھی۔ کہ شرک کا رد کر دینے سے ہی سب جھگڑے کا فیصلہ ہوجاتا تھا۔ مگر یہود ونصاریٰ کے مقابلہ میں شریعت کی تفصیلی بحثوں میں بھی پڑنا لازمی تھا۔ اس لئے پہلے سے یہ تاکید کردی کہ دعوت بالحکمة ہو۔ حکمت کے معنی کئی ہیں۔ مثلاً (۱) علم۔ (۲) پختگی۔ (۳) عدل۔ (۴) نبوت۔ (۵) حلم اور بردباری۔ (۶) جو چیز جہالت سے روکے۔ (۷) جو کلام حق کے مطابق ہو۔ (۸) محل اور موقع کے مناسب حال بات۔ یہ سب معنے یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ حکمت کے ساتھ بلاؤ۔ (۱) علمی باتوں کو بیان کرو۔ یعنی پہلے نبیوں کے صحیفوں پر مسائل کی بنیاد رکھ کر بات کرو۔ افسوس کہ مسلمان مفسروں نے اس حکم کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور لوگوں سے سن سنا کر بائیبل کے متعلق ایسے حوالے اپنی کتب میں لکھ دیتے ہیں۔ کہ یہود اور عیسائیوں کو آج تک ان کی وجہ سے اسلام پر حملہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

(۲) دوسرے یہ فرمایا۔ کہ پختہ باتیں کرو۔ اور کوئی بھی بات کچی نہ ہو۔ بعض دفعہ انسان "تائید الٰہی دلائل" کو مستقل دلائل کی صورت میں پیش کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دشمن انہی کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ فرمایا پہلے ہر دلیل کو اچھی طرح جانچ لو۔ جو پختہ اور مضبوط ہو۔ اسی کو پیش کرو۔

(۳) عدل کے معنی کی رو سے یہ ہدایت فرمائی کہ کسی پر ایسا اعتراض نہ کرو۔ جو تم پر بھی پڑتا ہو۔ کیونکہ اول تو یہ انصاف سے بعید ہے۔ دوسرے دشمن موقعہ پاکر بحث میں اس بات کو پیش کردیتا ہے۔ اور پھر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

(۴) حکمت کے معنی علم کے بھی ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ نرمی کے ساتھ اور عقل سے کام لیتے ہوئے بات کیا کرو۔ جو شخص ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ جلد تیز ہوکر غصے اور جوش میں آجاتا ہے۔ وہ دوسرے کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا۔

(۵) نبوت کے معنوں کی رو سے یہ مطلب ہوگا۔ کہ الٰہی کلام کی مدد سے لوگوں کو دین کی طرف بلاؤ۔ جو دلائل خود قرآن کریم نے دیئے ہیں۔ انہی کو پیش کرو۔ اپنے پاس سے ڈھکوسلے نہ پیش کیا کرو۔ آہ اگر اس گر کو مسلمان سمجھتے۔ تو یہودیت اور عیسائیت کو کھا جاتے۔ ہمارا ہتھیار قرآن کریم ہی ہے۔ جس کی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجاھدھم بہ (فرقان ع ۵) اس قرآن کی تلوار لے کر دنیا سے جہاد کے لئے نکل کھڑا ہو۔ پر افسوس کہ آج دنیا کی ہر چیز مسلمان کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اگر نہیں تو یہی تلوار جس کو لیکر نکل کھڑے ہونے کا حکم تھا۔

(۶) مایمنع من الجھل کی رو سے آیت کا یہ مطلب بنے گا۔ کہ تم ایسے طریق سے کلام کیا کرو۔ جس کو دوسرا سمجھ سکے۔ اور اس کی غلط فہمی دور ہوسکے۔ یعنی وہ بات ہونی چاہیئے، جو جہالت کا قلع قمع کرے۔ اور مخاطب کے فہم کے مطابق ہو۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ امرنا ان نکلم الناس علیٰ قدر عقولھم (دیلمی) کہ ہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا کہ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق کلام کیا کرو۔ بعض لوگ لیکچر دیتے ہیں۔ تو موٹے موٹے لفظ اور اصطلاحیں استعمال کرکے رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان تقریروں سے جاہلوں پر رعب تو ضرور پڑجاتا ہوگا۔ مگر فائدہ ان کی تقریر سے کوئی نہیں اٹھاتا۔

(۷) موافق الحق کلام کو بھی حکمت کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ایسی بات کیا کرو۔ جو سچی اور واقعات کے مطابق ہو۔ بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم سچے دین کی طرف ہی بلا رہے ہیں۔ بعض غلط باتوں کو بھی بیان کردیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ طریق غلط ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں جو بات کہو۔ سچی کہو۔ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود ہی گمراہ نہ ہوجاؤ۔

(۸) حکمت محل وموقع کے مناسب کلام کو بھی کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے مطلب آیت کا یہ ہوگا۔ کہ تبلیغ میں برمحل بات کرنی چاہیئے۔ اگر بعض دلائل سے دشمن کے برانگیختہ ہونے کا اندیشہ ہو اور خطرہ ہو۔ کہ وہ اس طرح سے تمہاری بات نہ سنے گا۔ تو یہ مناسب نہیں۔ کہ بلاوجہ اسے چڑاؤ۔ تم اس کے سامنے دوسرے دلائل بیان کرو۔ جن کو وہ ٹھنڈے دل سے سن سکے۔ گویا بات کرتے وقت مزاج شناسی کرلو۔ اگر تم ان کو خواہ مخواہ بھڑکاؤ گے۔ تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اللہ اللہ کیا مختصر الفاظ میں تبلیغ کے سب گر بیان کردیئے ہیں۔ جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا۔ کبھی اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہے گا۔

(۹) الموعظة الحسنة۔ موعظہ حسنہ کے معنے پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی وہ کلام جو دلوں کو نرم کردیتا ہے۔ اور ان پر گہرا اثر ڈالتا ہو۔ اس نصیحت سے مسلمانوں کو ادھر توجہ دلائی۔ کہ خشک دلیلوں ہی سے کام نہ چلایا کرو۔ بلکہ جذبات کو ابھارنے والی بات بھی کیا کرو۔ اور حکمت کے ساتھ موعظہ حسنہ کو بھی شامل رکھا کرو۔ اور حسنہ کا لفظ رکھ کر بتا دیا۔ کہ جھوٹی غیرتیں نہ دلایا کرو۔ جیسا کہ آج کل کے جاہل علماء لوگوں کو بلاوجہ راستبازوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

(۱۰) جادلھم بالتی ھی احسن کہہ کر یہ بتایا ہے کہ ان سے جھگڑا کرتے وقت یہ بھی مدنظر رکھا کرو۔ کہ مختلف دلائل میں جو سب سے اعلیٰ اور مضبوط دلیل ہو۔ اس کو بطور بنیاد اور مرکز کے قائم کرلیا کرو۔ اور باقی دلائل کو اس کے تابع۔ کیونکہ تائیدی دلیل کے ٹوٹ جانے سے اصل دلیل کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا۔ برخلاف اس کے اگر مرکزی نقطہ کمزور ہو۔ تو مضبوط تائیدی دلائل بھی کوئی زیادہ فائدہ نہیں دیتے۔ ان ربك ھو اعلم بمن ضل عن سبیله وھو اعلم بالمھتدین میں بتلایا ہے۔ کہ تم اچھی طرح سے تبلیغ کرتے رہو۔ لیکن اگر لوگ نہ مانیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکال کر مایوس نہ ہوجاؤ کہ ہمیں تبلیغ کرنی ہی نہیں آتی۔ کیونکہ بہت ممکن ہے۔ کہ تمہاری تبلیغ میں کوئی نقص نہ ہو۔ مگر مخاطب کے دل پر اس کے گناہوں کا ایسا زنگ ہو کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کی کھڑکی نہ کھولے۔ غرض تبلیغ میں منہمک رہنا چاہیئے۔ نتیجہ نکالنا اور اثر پیدا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔" (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۶۸-۲۷۰)

جمہوریہ ترکی کا انتظامِ حکومت

ترکی کی نئی مملکت ۲۳ اپریل ۱۹۲۰ء کو عرصہ وجود میں آئی اور اس کی بنیاد جمہوریت پر رکھی گئی۔ ترکی دستور کی یہ دفعہ کہ "اقتدارِ اعلیٰ بلا شرط طور پر قوم کو حاصل ہے" ملک کی پوری سیاسی مشینری کی رہنمائی کرتا ہے۔

ترکی دستور کی دفعات میں کہا گیا ہے کہ

(۱) ترکی میں اقتدارِ اعلیٰ مجلس ملی کبیر کو حاصل ہے جو عوام کی واحد نمائندہ ہے۔ اور

(۲) آزاد اور خود مختار عدالتیں انصاف کا فرض انجام دیتی ہیں اور قوم کے نام پر کام کرتی ہیں ان ججوں کو مکمل آزادی حاصل ہے۔ ان کے کام میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جا سکتی ہر ترک باشندے کو حق حاصل ہے کہ وہ تمام قانونی ذرائع سے اپنے حقوق کی حفاظت کرے۔

کامل مساوات

ہر ترک باشندہ آزاد ہے۔ اور اس کو مکمل حقوق حاصل ہیں۔ قانون کی نظر میں تمام لوگوں کا رتبہ مساوی ہے اور ترکی باشندے کو خیال تقریر و اشاعت۔ کام، سفر، جائداد، اجتماع کی مکمل آزادی حاصل ہے۔

جمہوریت کا بنیادی تقاضہ یہ ہے کہ ہر فرد کو مکمل سیاسی آزادی حاصل ہو یعنی وہ مملکت کے انتظام و نسق میں براہ راست یا اپنے نمائندہ کے ذریعہ حصہ لے سکے۔ ترکی میں اس حق کو تسلیم کیا جاتا ہے اور ملک کے نظم و نسق میں اور خصوصاً انتخابات میں ہر باشندہ حصہ لیتا ہے

ترکی کا نظم و نسق

ترکی کی انتظامی مشنری دو سطحوں پر کام کرتی ہے۔ قومی اور مقامی یا علاقائی۔ پہلی سطح پر ترکی کی مجلس ملی کبیر اور اس کی بنائی ہوئی حکومت اور دوسری سطح پر صوبہ صوبائی کاؤنسلیں اور مقامی کونسلیں۔ مرکزی حکومت سیاسی امور کو طے کرتی ہے اور غیر سیاسی مسائل کو مقامی ادارے طے کرتے ہیں۔ یہ آزاد نظم و نسق ترکی میں نیا ہے۔ صوبائی مالیت کو سب سے پہلے ۱۸۷۷ء کے دستور میں تسلیم کیا گیا۔ اور اس کو سب سے پہلے ۱۹۱۳ء میں نافذ کیا گیا۔

جدید ترکی کے باشندے بہت زیادہ جمہوریت پسند ہیں اور وہ ہر ایسے رواج کو ختم کرنے کے لئے بے چین ہیں جو غیر جمہوری نوعیت کا ہو۔ وہ جمہوریت کے راستہ میں سے ہر رکاوٹ دور کر رہے ہیں۔ اخبارات کو مکمل آزادی اظہار حاصل ہو گئی ہے

ترکی کی انتظامی تقسیم

نظم و نسق کے اعتبار سے ترکی دیہاتوں قصبوں، شہروں اور صوبوں (ولایتوں) میں تقسیم ہے۔ دو ہزار سے کم کی آبادی کی بستی گاؤں کہلاتی جاتی ہے۔ دو ہزار سے بیس ہزار تک کی آبادی کی بستی قصبہ ہوتی ہے اور اس سے زیادہ کی آبادی شہر کہلائی جاتی ہے

دیہات

ترکی دیہات پرانے زمانے سے جمہوری طرز پر کام کر رہے ہیں۔ دیہاتوں کا انتظام اس کے باشندے ہی کرتے ہیں۔ یہ دیہات میں دیہات کی کونسل اور اکابر کی کونسل ہوتی ہے۔ جس کے ارکان میں سے ایک اہلکار منتخب کیا جاتا ہے۔ دیہاتی نظم و نسق میں مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی مداخلت نہیں کی جاتی۔ مجلس ملی کبیر نے ۱۷ مارچ ۱۹۲۴ء کو دیہات کا ضابطہ منظور کیا جس میں موجودہ دیہاتی نظم و نسق کو قانونی شکل دیدی گئی۔

دیہات کے نظم و نسق میں اصلی اختیارات دیہات کی کونسل کو حاصل ہیں۔ لیکن جب اس کا اجلاس نہیں ہوتا ہے تو اکابر کی کونسل فیصلے کرتی ہے

قصبہ

گرچہ قصبہ میں . . . . میونسپل حکومت ہوتی ہے لیکن ہر ضلع میں ایک اہلکار اور اکابر کی کونسل بھی ہوتی ہے۔ اہلکار اور کونسل کے ارکان کو اس ضلع کے باشندے منتخب کرتے ہیں۔ ان کے انتخابات چار سال میں ایک مرتبہ ہوتے ہیں۔

میونسپلٹیاں

ترکی کے ہر قصبہ اور ہر شہر میں میونسپلٹیاں ہیں میونسپل نظم و نسق میں ترکی کافی ترقی کر چکا ہے۔

ترکی میں پہلی میونسپلٹی استنبول میں بنائی گئی تھی۔ اور ایک ملک گیر میونسپل قانون ۱۸۷۷ء میں منظور کیا گیا۔ میونسپلٹیوں میں ایک میئر ایک مشاورتی کمیشن اور میونسپل کاؤنسل ہوتی ہے۔ جس کے ارکان کو عوام منتخب کرتے ہیں۔ انتخابات براہ راست ہوتے ہیں اور ہر چار سال بعد منعقد کئے جاتے ہیں

مقننہ کے انتخابات

ترکی میں مقننہ کے انتخابات اس بنیاد پر منعقد ہوتے ہیں کہ ہر ڈپٹی (نائب) ۴۰ ہزار افراد کی نمائندگی کرتا ہے۔ رائے دہندہ اپنا ووٹ براہ راست داخل کرتا ہے۔ رائے دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ (الف) وہ ترک باشندہ ہو (ب) کم سے کم ۲۲ سال کا ہو (ج) شہری حقوق رکھتا ہو (د) اس کے ذہنی قوی درست ہوں (ہ) اور وہ کسی غیر ملکی حکومت میں دفتری عہدے پر فائز نہ ہو۔ انتخابات میں کھڑے ہونے والے کے لئے یہ شرائط ہیں (۱) غیر ملکی حکومت کا ملازم نہ ہو (۲) ذہنی طور پر مریض نہ ہو (۳) ترکی زبان لکھ اور پڑھ سکتا ہو (۴) کم سے کم تیس سال کا ہو اور (۵) شہری حقوق رکھتا ہو۔

قانون میں اس امر پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا گیا ہے کہ مقننہ کے انتخابات مکمل طور پر آزاد ہوں۔ اور جو لوگ کسی قسم کا ناجائز اثر اور دباؤ ڈالیں گے جس سے انتخاب کے آزاد ہونے پر اثر پڑے۔ ان کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر یہ لوگ کسی سرکاری حیثیت کے مالک ہوں تو ان کی سزا اور بھی سخت ہو گی۔

صوبائی حکومت

ملک صوبوں میں، صوبے شہروں میں شہر قصبوں میں اور قصبے دیہاتوں میں منقسم ہیں۔

جہاں تک صوبائی نظم و نسق کا سوال ہے صحیح طور پر ۱۹۱۳ء میں شروع ہوا جب ایک قانون اس سلسلہ میں منظور کیا گیا تھا۔ صوبائی نظم و نسق کے دائرہ کار میں یہ امور شامل ہیں۔

(۱) تعمیرات عامہ (۲) تجارت اور زراعت (۳) تعلیم (۴) صحت اور بالآخر وغیرہ۔

ہر صوبہ میں ایک گورنر۔ ایک عام صوبائی اسمبلی اور ایک مستقل صوبائی کونسل ہوتی ہے۔ گورنر ایک طرف مرکزی حکومت کا انتظامیہ نمائندہ ہوتا ہے اور دوسری طرف صوبہ کا خاص نمائندہ ہوتا ہے صوبہ کا اعلیٰ ترین ایڈمنسٹریٹو ادارہ عام صوبائی مجلس ہے۔ جس کے نمائندوں کو ضلعوں سے منتخب کیا جاتا ہے مستقل صوبائی کونسل کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ وہ ان موقعوں پر جب عام صوبائی کونسل اجلاس میں نہ ہو فیصلے کرے۔ مستقل کونسل میں چار ارکان ہوتے ہیں اور اس کونسل کے اجلاس کی صدارت گورنر کرتا ہے۔

نقل و حمل اور مواصلات کے ذرائع

ترکی ایک جزیرہ نما ہے جو سمندروں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کا ساحل ۴۵۴۳ میل لمبا ہے۔ بیرونی دنیا سے ترکی کا تعلق خاص طور پر سمندر کے راستہ سے ہے۔

جنوب میں بحر روم پر ترکی کی اہم بندرگاہیں اسکندرون اور مرسین ہیں۔ ترکی کی دوسری سب سے اہم اور مشہور بندرگاہ ازمیر ہے۔ جس کے ذریعہ ملک کی ۲۰ فیصدی غیر ملکی تجارت ہوتی ہے یہ بندرگاہ ۲۱/۲ ہزار سال سے اہمیت رکھتی ہے۔

ترکی کی سب سے اہم بندرگاہ استنبول ہے جو مشرقی یورپ کا سب سے بڑا شہر ہے اس کے ذریعہ ملک کی ۴۰ فیصدی غیر ملکی تجارت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بندرگاہیں ترابزون اور سمسون ہیں۔ ترکی جہاز دوسرے ملکوں کو جاتے ہیں۔ اور ان کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ ریلوے لائن "سمپلن اورینٹ ایکسپریس" ترکی کو یورپ سے ملاتی ہے۔

۱۹۲۳ء میں جب جمہوریہ قائم ہوئی تو ترکی میں ریلوے ترقی یافتہ حالت میں نہ تھی۔ اب ریلوے لائن کی لمبائی کو پہلے کے مقابلہ میں دوگنا کر دیا گیا ہے تاکہ اقتصادی مرکزوں کو آپس میں منسلک کیا جا سکے۔ ایک پندرہ سالہ پروگرام کے تحت ریلوے لائن میں مزید ۲۲۵۴ میل اضافہ کیا جائے گا۔

۱۹۲۳ء میں ملک میں ریلوں کا نظام بہت ناقص تھا۔ اب ان کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اور مزید سڑکیں بھی تعمیر کی جا رہی ہیں۔ اس وقت سڑکوں کی لمبائی ۳۰۳,۲۶ میل ہے۔ ایک ۹ سالہ منصوبہ کے تحت نئی شاہراہیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔

ترکی میں ہوائی سفر کو روز بروز زیادہ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ ترک ہوائی کمپنی ملک کے اہم شہروں کے درمیان ہوائی سروس چلاتی ہے اور تقریباً تمام بین الاقوامی کمپنیوں کے طیارے ترکی سے گزرتے ہیں۔

صنعت

اگرچہ ترکی زیادہ تر زراعتی ملک ہے لیکن اس کی آبادی کا ۱۲ واں حصہ صنعت اور کان کنی کے ذریعے اپنی معاش حاصل کرتا ہے۔ گزشتہ ۲۵ سال میں صنعتی کام کرنے والوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے باشندوں کے دلوں میں اپنے اقتصادی حالات میں خود کفیل ہونے کی خواہش ہے۔

۱۷ ویں اور ۱۸ ویں صدیوں میں یورپ میں ترکی کے سامان مثلاً کپڑے وغیرہ کی بڑی مانگ تھی۔ مگر سلطنت عثمانیہ سیاسی زوال کی وجہ سے مغربی صنعتی ترقی کے دوش بدوش نہ چل سکی۔ اور ملک کو صرف زراعت پر اکتفا کرنا پڑا۔ مگر جب ۱۹۲۳ء میں جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا تو ملک کی صنعتی ترقی میں روز افزوں اضافہ ہونے لگا۔

۱۹۲۳ء میں ترکی میں ۱۱۸ صنعتی کارخانے تھے اور ۱۹۴۱ء تک مزید ۱۰۵۲ کارخانے قائم ہوئے۔ ۱۹۲۳ء میں بجلی پیدا کرنے والے دو اسٹیشن تھے جن کی تعداد ۱۹۴۵ء میں بڑھ کر ۱۹ ہو گئی۔ غذائی صنعتوں میں شکر کی صنعت کو خاص اہمیت حاصل ہے ۱۹۲۳ء سے قبل ترکی کا دار و مدار درآمدی شکر پر تھا۔ آج یہ ملک ایک لاکھ ٹن شکر خود تیار کرتا ہے۔ جو اس کی ضروریات کیلئے کافی ہے۔ ازمیر، استنبول، اوانہ اور قیصری کے مقامات پر کپڑے کے مشہور کارخانے ہیں اور ترکی کی اہم برآمدی اشیاء میں سے ہے۔ موجودہ زمانہ میں ترکی اپنی ضرورتوں کا ۸۰ فیصدی اونی کپڑا خود تیار کرتا ہے۔ برسا کا علاقہ ریشم کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔

ملک کی اقتصادیات میں سیمنٹ کی صنعت کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے گزشتہ ۲۰ سال میں سیمنٹ کی پیداوار ۲۰۰۰۰ ٹن سے بڑھ کر ۳۰۰۰۰۰ ٹن ہو گئی۔ کاغذ کی صنعت حال ہی میں قائم ہوئی ہے۔ آج ترکی کاغذ اپنی ضرورتوں کا ۳/۴ حصہ اپنے کارخانوں سے حاصل کرتا ہے۔ استنبول میں شیشہ کا ایک نیا کارخانہ قائم کیا گیا ہے یہاں چمڑے کے بھی بہت سے کارخانے ہیں۔ قوانتی میں لوہے اور فولاد کے کارخانے بھی قابل ذکر ہیں۔ جہاں سالانہ ۰۰۰,۰۰۰ ٹن لوہے کے ڈلے اور ۰۰۰,۷۰ ٹن فولاد تیار کیا جاتا ہے۔

ترکی کے قالین دنیا بھر میں مشہور ہیں جو وہاں کی خواتین بنتی ہیں۔ نیویارک کے میٹرو پالیٹن میوزیم میں ترکی کے قالینوں کے بہترین نمونے دیکھے گئے ہیں۔

(مرسلہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان)

وصـــــــایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں: تا کہ اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو دفتر سے دریافت کر سکے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ق ۱۳۱۴۳ ع منکہ محمد عبد الرحیم ولد شیخ میراں صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن دیودرگ ضلع رائچور صوبہ حیدرآباد دکن آج بتاریخ ۲۳/۴/۵۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت بصورت مکان جس کی قیمت ایک ہزار اور بصورت زمین یعنی کھیتی جس کی قیمت ڈیڑھ ہزار یعنی اڑھائی ہزار مجموعی قیمت ہوئی۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بصورت ملازمت یافت -/۷۱ روپے سکہ عثمانیہ جس کے کلدار ساٹھ روپے بنتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۲۳ اپریل ۱۹۵۱ء۔ العبد محمد عبد الرحیم احمدی دیودرگ۔ گواہ شد محمد ابراہیم پریذیڈنٹ۔ گواہ شد مرزا ظہیر الدین منور احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد محمد عبد الکریم احمدی۔

ق ۱۳۱۵۱ ع منکہ شریف النساء بیگم زوجہ خلیل الرحمن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن امروہہ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب آج بتاریخ ۲۰/۱/۵۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اور میرے پاس زیور بھی کوئی نہیں۔ جائیداد منقولہ میں صرف حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے مہر کی رقم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ غرض میری ہر قسم کی جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنی وصیت کے حساب میں حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم بوقت حساب میرے حصہ جائیداد میں مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شریف النساء بیگم بقلم خود

گواہ شد خلیل الرحمن محرر دفتر محاسب خاوند موصیہ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن دار المسیح قادیان ۲۰/۱/۵۳

ق ۱۳۱۵۲ ع منکہ آمنہ بی بی زوجہ محمد فقیر صاحب قوم جٹ بھڈیار پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈیار حال قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا۔ میری ماہوار آمد اس وقت کوئی نہیں۔ آئندہ اگر کوئی آمد ہوئی۔ تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اپنی آمد کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اگر آئندہ میری غیر منقولہ جائیداد ہوئی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۶۰۰ روپیہ (۲) زیور طلائی کانٹے طلائی ایک جوڑی۔ کلپ طلائی ایک جوڑی۔ وزن دو تولہ جس کی موجودہ قیمت قریباً دو سو روپے ہے۔ میں اپنی اس منقولہ جائیداد مبلغ آٹھ سو روپیہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت دسویں حصہ کی حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کر رسید حاصل کرلوں۔ بوقت وفات وہ رقم منہا کر دی جائے گی۔ میرے ورثاء کو اس وصیت میں دخل دینے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ دار المسیح قادیان۔ العبد نشان انگوٹھا آمنہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد محمد فقیر خاوند موصیہ۔ گواہ شد فتح محمد گجراتی دار المسیح قادیان ۱۳/۷/۵۳

ق ۱۳۱۵۳ ع منکہ قاضی عطاء الرحمن عباسی ولد قاضی محمد سلیم صاحب عباسی قوم عباسی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور کھیڑا حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ آئندہ جب بھی میں کسی قسم کی کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا جائیداد بطور حصہ جائیداد کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم یا جائیداد میرے مرنے کے بعد مجرا کی جائے گی۔ اور میری اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۵۷ روپے ہے۔ میں اپنی ہر قسم کی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آمد میں جو کچھ کمی بیشی ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد قاضی عطاء الرحمن عباسی۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن عفی اللہ عنہ دار المسیح قادیان دار الامان۔ گواہ شد فتح محمد گجراتی درویش دار المسیح قادیان دار الامان۔

نمبر ق ۱۳۱۵۷ منکہ حکمت اللہ ولد عبد اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ دوکانداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن جلال آباد ڈاکخانہ ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی حال قادیان دار الامان آج مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۳ء بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر بعد میں کسی قسم کی کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میں اپنی ہر طرح کی جائداد کے جو پیدا کروں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد میری ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو رقم یا جائداد میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں گا وہ بوقت حساب میرے جائیداد میں مجرا کی جائے گی۔ میری اس وقت ماہوار آمد مبلغ تیس روپے اندازاً ہے۔ میں اپنی ہر قسم کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔ العبد حکمت اللہ بقلم خود۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ دار المسیح قادیان۔ گواہ شد ملک محمد شریف درویش دار المسیح قادیان۔

نمبر ق ۱۳۱۵۸ منکہ نفیس بانو زوجہ حکمت اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میراں پور کٹرہ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی حال قادیان دار الامان۔ آج مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے کڑے طلائی ایک جوڑی کان چین طلائی ایک جوڑی بندے طلائی ایک جوڑی کل وزن ۴ تولے۔ اندازاً پازیب نقرئی چوڑیاں نقرئی وزن اندازاً ایک سیر ہر دو قسم کے کل زیورات کی قیمت اندازاً پانصد روپیہ ہوگی حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانصد روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائداد اس کے علاوہ اپنی زندگی میں پیدا کروں گی تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وفات پر اگر اور کوئی جائداد مزید ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اپنی اس وصیت کے حساب میں حوالہ یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم یا جائداد بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ المرقوم ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء الامۃ نفیس بانو۔ گواہ شد حکمت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ دار المسیح قادیان دار الامان۔

نمبر ق ۱۳۱۵۹ منکہ اقبال احمد ولد عبد الحفیظ قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرل حال قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع مین پوری صوبہ یوپی آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۳ء کو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میں آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ یا میری وفات پر جو جائداد میری ثابت ہو میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں جو رقم حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں وہ حساب کے وقت میرے حصہ جائداد سے مجرا کی جائے گی۔ مبلغ -/۵۰ روپے میری ماہوار آمد ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد اقبال احمد بقلم خود۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن عفی عنہ دار المسیح قادیان گواہ شد بشیر احمد حافظ آبادی درویش دار المسیح قادیان

نمبر ق ۱۳۱۶۱ منکہ رقیہ بیگم زوجہ چودھری عبد الغفور قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب آج بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۵۳ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد کوئی نہیں۔ جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر کوئی ماہوار آمد ہوئی تو اس کی اطلاع بھی بروقت سیکرٹری مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں (۱) طلائی کنٹھی ایک تولہ مالیتی -/۸۰ روپے ٹونڈیاں طلائی ایک تولہ قیمتی -/۸۰ روپے کانٹے طلائی وزن ایک تولہ قیمتی -/۸۰ روپے تعویذ طلائی ۱/۲ تولہ قیمتی -/۴۰ روپے پڑیاں نقرئی ۳۰ تولہ قیمتی -/۳۵ روپے بالائے نقرئی ۱۰ تولہ قیمتی -/۱۸ روپے۔ میزان -/۳۳۳ روپے الامۃ رقیہ بیگم گواہ شد قریشی عطاء الرحمن دار المسیح قادیان ۱۱/۱۱/۵۳ گواہ شد چودھری عبد الغفور موصی نمبر ۱۰۶۵ قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔

لنکا پاکستان سے مزید ۴۰ ہزار ٹن چاول خریدیگا

کراچی ۱۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ لنکا پاکستان سے مزید ۴۰ ہزار ٹن چاول درآمد کرے گا۔ چنانچہ حکومت لنکا کی طرف سے اس کے سفیر مقیم کراچی کو چاولوں کی خرید کے متعلق انتظامات مکمل کرنے کی ہدایت موصول ہو چکی ہے ۱۵ ہزار ٹن چاول تو پچھلے سال کی فصل میں سے اور باقی اس سال کی فصل میں سے دیا جائے گا۔

سر جان کوٹلا والا کولمبو واپس پہنچ گئے

کولمبو ۱۹ فروری۔ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلا والا کل تیسرے پہر کراچی سے کولمبو واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے دولتِ مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے بعد لندن سے کولمبو واپس جاتے ہوئے کراچی میں مختصر قیام کیا تھا

فیڈرل کورٹ نے اپیل کی سماعت کیلئے یکم مارچ کی تاریخ مقرر کر دی

عدالت کی طرف سے مولوی تمیز الدین خاں کے نام نوٹس جاری کر دیا گیا

لاہور ۱۹ فروری۔ فیڈرل کورٹ نے مولوی تمیز الدین کی درخواست کے متعلق سندھ چیف کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی سماعت کے لئے یکم مارچ کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اس سے پہلے یہ خبر آ چکی ہے۔ کہ سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ پر عملدرآمد روکنے کی درخواست کی سماعت ۲۲ فروری کو ہوگی۔ کیونکہ پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے حکومت پاکستان کی طرف سے اپیل کے ساتھ یہ درخواست بھی پیش کی ہے۔ کہ سندھ چیف کورٹ نے مولوی تمیز الدین کی درخواست پر جو احکام جاری کئے ہیں۔ ان پر عملدرآمد کو اس وقت تک روک دیا جائے۔ جب تک فیڈرل کورٹ کی طرف سے اپیل کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ وفاقی عدالت نے مسٹر تمیز الدین خاں کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے۔

کراچی ۱۹ فروری۔ کراچی کے طلباء کا ایک وفد اس مہینے کی ۲۷ تاریخ کو لنکا کے دورے پر جا رہا ہے۔ وفد میں دس طالب علم اور پانچ طالبات ہوں گی۔

فہرست مضامین سیرت خاتم النبیین جلد سوم

(بقیہ صفحہ ۳)

ماہ	واقعہ	کیفیت
جنوری ۶۳۰ء	اس بات پر نوٹ کہ فتح مکہ کے بعد بھی مکہ کے کئی لوگ کفر پر قائم رہے	
"	مکہ سے بعث خالد بطرف عزّا۔ عمرو بن عاص بطرف سواع۔ سعد بن زید بطرف مناۃ۔ سریہ خالد بطرف جذیمہ	
"	اسلام کا ایک روحانی مذہب ہونا اور روحانیت پر ایک اصولی نوٹ	
شوال	غزوہ حنین۔ حنین کے واقعہ میں مسلمانوں کے لئے ایک بڑا سبق تھا	
"	سریہ ابو عامر اشعری بطرف اوطاس	
"	سریہ طفیل بن عامر بطرف ذوالکفین	
فروری ۶۳۰ء	غزوہ طائف	
	جعرانہ کے مقام میں غنائم کی تقسیم۔ بعض انصار کی طرف سے اعتراض اور اس پر آنحضرت صلعم کا جواب۔ ایک لطیف روحانی منظر۔ اپنے رضاعی عزیزوں سے آنحضرت صلعم کا انتہائی مربیانہ سلوک وغیرہ	
"	رئیس بحرین کی طرف تبلیغی خط اور اس کا جواب	
"	اسلام میں بیکار لوگوں کے گذارہ کا استثنائی انتظام	
"	جزیہ پر ایک اصولی نوٹ	
ذوالحجہ (اپریل ۶۳۰ء)	ابراہیمؑ ابن رسول اللہؐ کی ولادت	
	آنحضرت صلعم کی خدمت میں عرب کے مختلف اطراف سے وفود کی ابتداء	
بلا تعیین ماہ	حضرت زینب بنت رسول اللہؐ کی وفات	
"	زکوٰۃ کا فرض ہونا	
"	نظام زکوٰۃ کی حقیقت اور اس کی غرض وغایت	

(باقی)